السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جناب عنایت اللہ شاہ بخاری حنفی آف گجرات نے تقلید شخصی اور جمود مذہبی کے خمار میں یکم ستمبر 1978 کو رمضان کے جمعہ کے خطبہ میں فرمایا: بیس رکعات تراویح پر صحابہ ؓ ائمہ اربعہ اور امت کا اجماع ہے اور ایسے اجماع کے مخالف پر ب دی پھٹکار پندی اے۔ رحمت نہیں ہندی اور سلسلہ کلام شروع رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ غیر مقلدوں کو ''دو جے بنے دی پٹھ جلدی لگ جاندی اے۔'' چنانچہ مرزا قادیانی اور پرویز (مشہور منکر حدیث) پہلے غیر مقلد تھے۔ یعنی ان دونوں کی گمراہی کا سبب عدم تقلید تھا۔ اگر وہ مقلد ہوتے تو ہر گز گمراہ نہ ہوتے وغیرہ وغیرہ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

نہ نہ چھیڑا نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی تجھے اٹھکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں۔

گستاخی معاف! آپ کا یہ ادعاء قرآن وحدیث کی نصوص صریحہ اور پھر تاریخی حقائق سے ناواقفیت کا مظہر اتم ہے۔ اگر آپ نے قرآن وحدیث کے پش کردہ فلسفہ ہدایت کا ادراک کیا ہوتا تو آپ یہ ڈینگ مارنے سے محفوظ رہتے۔

ادنٰی سدھ بدھ رکھنے والا ایسا کون سا طالب علم ہوگا جو یہ تک نہ جانتا ہو کہ ہدایت اور آخرت کی رستگاری اور فلاح وفوز اللہ تعالی ہی کے قدرت میں ہے اور اس کی مشیت کی مرہون منت ہوتی ہے، یعنی اس کی عطا کردہ توفیق خاص اور کرم گستری ہی سے کسی خوش نصیب کے نصیبہ میں ہوتی ہے۔ چنانچہ فرمایا:

قُل إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الهُدىٰ ﴿١٢٠﴾... سورة البقرة

(توکہہ دے ہدایت تو اصل وہی ہے جو اللہ تعالی کی ہاں سے ہو (نہ کہ تمہاری زٹلیات) (ترجمہ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری''

2 وَلَو شاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُم عَلَى الهُدىٰ ۔ ﴿٣٥﴾... سورة الانعام

''اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا۔''

3- ذٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهدى بِهِ مَن يَشاءُ مِن عِبادِهِ ﴿٨٨﴾... سورة الانعام

''یہ اللہ کی راہنمائی تھی۔ اللہ اپنے بندوں (میں سے) جسے چاہے اس روش کی ہدایت کر دیتا ہے۔ جس میں غیر مقلدیت کو کوئی دخل ہے اور نہ مقلدیت کو۔''

ایں سعادت بزور بازو نیست ع

تعجب ہے کہ اہل حدیث دشمنی میں آپ کو مشہور وظیفہ نبوی یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک اور لاحول ولا قوة الا باللہ کے معانی بھی یاد نہیں رہے۔

اسی طرح جب کسی ازلی بد نصیب کے برے دن آتے ہیں تو وہ اللہ تعالی کی اس توفیق خاص سے محروم ہو جاتا ہے اور مشیت الہی کے مطابق گمراہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

يُضِلُّ بِهِ كَثيرًا وَيَهدى بِهِ كَثيرًا ۚ وَما يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الفٰسِقينَ ﴿٢٦﴾... سورة البقرة

''اس (مثال) کے ذریعہ بہتوں کو (ان کی بے جا نکتہ چینی کی وجہ سے) گمراہ کر دیتا ہے اور بہت سے (صاف باطن) لوگوں کو ہدایت (بھی) کرتا ہے اور سوائے فاسقوں کے کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔''

نیز فرمایا:

إِنَّكَ لا تَهدى مَن أَحبَبتَ وَلٰكِنَّ اللَّهَ يَهدى مَن يَشاءُ ۚ وَهُوَ أَعلَمُ بِالمُهتَدينَ ﴿٥٦﴾... سورة القصص

''تو (اے نبی!) جس کو چاہے ہدایت نہیں کر سکتا۔ لیکن اللہ ہی جس کو چاہے ہدایت پر لائے وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔''

لہذاجب کوئی حرماں نصیب اپنی ازلی شقاوت کی وجہ سے اس توفیق خاص سے محروم ہوجانے کی وجہ سے مشیت الہی کے مطابق گمراہ ہونے لگتا ہے ۔ تو پھر نہ غیر مقلدیت اس کو اس گمراہی سے بچا سکتی ہے اور نہ مقلدیت حفاظتی بند کا کام دیتی ہے ۔ فرمایا:

وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَالٍ ١١ ... سورۃ الرعد

اور جب اللہ تعالی کسی قوم کے حق میں برائی چاہتا ہے تو وہ کسی طرح نہیں ملتی (اس کو کوئی ٹالنے والا نہیں) اور نہ اللہ کے سوا ان کا کوئی والی ہے ۔''

وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ٣٣ ... سورۃ الرعد

(اور جس کو اللہ گمراہ کرے اس کے لیے کوئی بھی ہادی نہیں ہوسکتا ۔ ''(ترجمہ از شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری ''

مختصر یہ کہ ہدایت اللہ تعالی کی ایک دین اور اس کا عطیہ ہے جو کسی خوش نصیب کے حصہ میں آتا ہے اور گمراہی بھی اللہ کے نظام عدل اور اس کی مشیت کا فیصلہ ہے جو کسی ازلی بدبخت کا مقدر ہوتی ہے اور اللہ کا یہ قانون ہمیشہ سے چلتا آیا ہے ۔ چل رہا ہے اور چلتا رہے گا ۔ (وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ) سورۃ القصص 68. ''تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہے چن لیتا ہے ۔ ان کو کسی طرح کا اختیار نہیں ۔ لہذا ہمیں اعتراف ہے کہ حافظ عنایت اللہ گجراتی وغیرہ یقیناً غیر مقلد تھے ۔ بعد ازاں سلف محدثین کی راہ سے ہٹ کر تاویل بلکہ گمراہی کی گرداب میں دھنس کر رہ گئے تھے ۔ تاہم یہ حقیقت بھی ناقابل انکار ہے کہ یہ بیماری اہلحدیث (کثر اللہ سوادہم) میں اتنی نہیں جتنی امام ابوحنیفہ کے مقلدین میں پائی گئی ہے ۔ آپ ذرا غور فرمائیں ۔

علامہ ابوالفضل علامہ فیضی اور ان کے والد شیخ الاسلام ملا مبارک جنہوں نے ''دین الہی'' کی طرح ڈالی اور اکبر بادشاہ کا مذہبی بیڑا غرق کردیا تھا ۔ کیا یہ تینوں باپ بیٹے حنفی مقلد نہ تھے ؟ (تاریخ دعوت و عزیمت از مولانا ابوالحسن علی ندوی، ج4ص94تا99)

(سید محمد جونپوری جنہوں نے مہدی ہونے کا دعوی کیا تھا کون تھے ؟ حنفی مقلد تھے ۔ (تاریخ دعوت و عزیمت از مولانا ابوالحسن علی ندوی ج4ص55،56 (4)

دیوبندی مراکز شعیت کی لپیٹ میں مشہور دیوبندی عالم مولانا سید مناظر احسن گیلانی لکھتے ہیں : ''حضرت میر شاہ خاں اپنی طرف منسوب کتاب ''امین الروایات'' میں فرماتے ہیں ۔ الدہن ۔ میرٹھ ہاپوڑ۔ گلاوٹھی، بلند شہر کا (5) (حال تو مجھے معلوم ہے کہ یہاں کے لوگ سب تفضیلی بلکہ شیعہ تھے ۔'' پھر فرماتے ہیں : اور سنا ہے کہ دیوبند میں بھی سب تفضیلی تھے ۔'' (سوانح قاسمی از مناظر احسن گیلانی ۔ ج1 ۔ ص61

مولانا محمد قاسم نانوتوی کی تائید :

اپنے ایک خط میں ازقام فرماتے ہیں کہ پس ازاں عرض کہ بنواحی کہ زادہ بوم احقر اس ت شیعان وسنیان چناں مخلوط اند کہ رشتہ ورابطہ قرابت طرفین رابہ طرفین محکم و مستحکم است ۔ (فیوض قاسمیہ ص5) بعد اس کے میں نے (مولوی حامد حسین مجتہد شیعہ) سے عرض کیا کہ جس علاقہ (نانوتہ و دیوبند وغیرہ) میں احقر کا وطن ہے ۔ وہاں شیعہ اور سنی دونوں فرقے باہم ایک دوسرے کے ساتھ کچھ اس طرح گھلے ملے ہوئے ہیں کہ دونوں فرقوں میں رشتہ داریوں (کے تعلقات بھی مضبوطی کے ساتھ قائم ہیں ۔ (سوانح قاسمی ج1ص61،62

شیخ تفضل حسین شیعہ ہوگئے (6) :

سوانح قدیم کے مصنف امام نے بیان کیا ہے کہ نانوتہ کے قاسمی، صدیقی برادری کے ایک رکن جن کا نام شیخ تفضل حسین تھا اور خاندانی جائیداد میں ان کی شراکت تھی ۔ وہی شیخ تفضل حسین (نانوتوی) شیعہ مذہب ہوگئے تھے، جو اس بات کی کھلی شہادت ہے کہ سنیت (حنفیت) کے موروثی عقیدہ کو ترک کرکے شیعہ عقائد کے اختیار کرنے والے قصبہ نانوتہ میں بھی پائے جاتے تھے ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جیسے الدہن ۔ گلاوٹھی، دیوبند وغیرہ قصبات میں (تفضیل اور تفضیل سے آگے بڑھ کر رفض (شیعیت) کے جراثیم پھیل گئے تھے ۔ نانوتہ بھی اس اثر سے محفوظ نظر نہیں آتا ۔ (سوانح قاسمی ج1ص61،62

شیخ تفضل حسین کی مولانا قاسم سے قرابت داری :

یہ شیخ تفضل حسین کون تھے، اور مولانا قاسم کے کیا لگتے تھے ؟ تو گزارش ہے کہ دیوبندیوں کے نامور محقق اور نہایت ثقہ مؤرخ پروفیسر ایوب قادری کی تحقیق کے مطابق یہ شیخ تفضل حسین رشتہ میں مولانا قاسم کے دادا لگتے تھے ۔ یعنی شیخ تفضل حسین کے والد شیخ علی محمد بن شیخ محمد عاقل اور مولانا قاسم نانوتی کے حقیقی پر دادا شیخ محمد بخش آپس میں حقیقی چچیرے بھائی تھے ۔ ملاحظہ ہو کتاب ''مولانا محمد احسن نانوتوی'' (از ایوب قادری ۔ ص18 و سوانح قاسمی ج1ص171)

۔ حضرت نانوتوی کا کچھ خاندان شیعہ ہوگیا 7 :

کے خاندان کی پوری ایک شاخ شیعہ اگرچہ مولانا گیلانی موصوف نے حضرت قاسم نانوتوی کے صرف ایک بزرگ شیخ تفضل حسین کے متعلق لکھا ہے کہ وہ شیعہ ہوگئے تھے ۔ مگر پروفیسر ایوب قادری کے مطابق حضرت نانوتوی ہوگئی تھی ۔ چنانچہ لکھتے ہیں : ''محمد عاقل کی اولاد دولت و امارت کے اعتبار سے خاندان میں ممتاز تھی ۔ مگر اس شاخ نے شیعیت اختیار کرلی تھی ۔ اور وہ شیخ تفضل حسین بن شیخ علی محمد تھے جو بعد میں بعض خاندانی نزاعات کی وجہ سے (مولانا محمد قاسم نانوتوی کے ماموں فصیح الدین ولد وجیہ الدین کے ہاتھوں قتل ہوئے ۔'' (مولانا محمد احسن نانوتوی ۔ ص16

۔ نانوتہ کے حنفی سید شیعہ ہوگئے تھے 8 :

بیاض یعقوبی میں ہے (نانوتہ کے) سید صاحبان کے تین گروہ ہیں ۔ بخاری ۔ ترمذی، سبزواری، پشتر یہ سب اہل تسنن (حنفی مقلد) تھے ۔ زمانہ شاہ فرخ سیر سے شیعہ ہونے شروع ہوئے ۔ اس کے جملہ (سید) صاحبان شیعہ

ہیں۔ بیاض یعقوبی (ناشر مولوی محمد رضی عثمانی۔ کراچی ص18)

(۔ سادات امروہہ اور نوابان رامپور نے نوابان لکھنے کے اثر سے امامی مذہب اختیار کرلیا۔ (حاشیہ کتاب مولانا محمد احسن نانوتوی از ایوب قادری۔ ص916

۔ بدایوں میں حمیدی خاندان کے ایک حصہ نے شیعیت اختیار کرلی ایضا کتاب مذکور۔10

آپ ذرا غور فرمائیں اور موت اور قبر کو ذہن میں رکھ کر فرمائیں کہ کیا شیعہ مذہب اختیار کرنے والے مذکورہ بالا اہالیان دیوبند و نانوتہ، امروہہ، میرٹھ ہاپوڑ، الدہن، بلند شہر، گلاؤٹھی، نوابان رامپور اربدایوں اور بالخصوص شیخ تفضل حسین کیا غیر مقلد تھے؟ حنفی مقلد نہ تھے؟ یا ان کی مقلدیت ان کو شیعہ ہونے سے روک سکی؟ ہرگز نہیں، امید ہے تسلی ہوگی۔ نہیں تو اور سنیے:

۔ سر سید کون تھے؟ ایک مقلد خانوادے کے چشم وچراغ11

۔ ادارہ تحقیقات اسلامی (اسلام آباد) کے سابق سربراہ فضل الرحمٰن، جس نے ایوب خاں کے دور حکومت میں قرآن وحدیث کے خلاف ژاژخائی اور بیہودہ سرائی کی تھی کون تھے؟ ایک مشہور دیوبندی عالم دین مولانا12 شہاب الدین لاہوری کے صاحبزادہ گرامی قدر ہیں۔

۔ مولوی عمر احمد عثمانی (کراچی) کون ہے؟ جو اس وقت فتنہ انکار حدیث کا سب سے بڑا مبلغ بنا پھرتا ہے۔ جس پر اس کی سخت گمراہ کن کتاب 'فقہ القرآن' شاہد ہے۔ یہ جناب مشہور دیوبندی الم اور مولانا اشرف علی13 تھانوی کے قریبی عزیز اوران کے تربیت یافتہ مولانا ظفر احمد عثمانی کے فرزند ارجمند ہیں۔

۔ مشہور شیعی مناظر مولوی اسماعیل دیوبندی گوجروی کون تھے؟ جو بڑے فخر اور مباہات کے ساتھ اپنے نام کے ساتھ دیوبندی کا لاحقہ لکھا اور لکھوایا کرتے تھے۔ کیا وہ دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور پہلے حنفی مقلد نہ تھے۔14

۔ ایران کا ایک بادشاہ جس کا نام خدا بندہ تھا، جو ساتویں یا آٹھویں صدی کا آدمی ہے۔ کیا وہ پہلے حنفی العقیدہ مقلد نہ تھا۔ جس نے طلاق ثلاثہ کے حنفی مسئلہ سے دل برداشتہ ہوکر ایک شیعی عالم سے فتویٰ لے کر اپنی بیوی15 سے رجوع کرلیا تھا اور شیعہ ہوگیا تھا۔؟

لگے ہاتھوں یہ بھی بتلائیے کہ یہ بریلوی حضرات کون ہیں؟ اوران کے اہل علم حنفی مقلد ہیں یا غیر مقلد۔ جنہوں نے اپنے قول وفعل سے دین اسلام کو شرک اور خرافات کا عجیب وغریب ملغوبہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ کیا یہ بھی مقلد16 نہیں؟ بلکہ مقلد فقہ حنفیہ ہی نہیں؟

ع غرض کہاں تک لکھوں۔ بات طویل سے طویل تر ہوجائے گی اور مقالہ کے صفحات اس طوالت کے متحمل نہیں۔ اس لیے حضرت احسان دانش کے اس شعر پر اکتفا کرتا ہوں

ایک دو کی بات کیا احسان بزم حسن میں

سب کے سب ہیں کس کس کو مسلمان کیجئے

:۔ مرزا قادیانی پہلے بھی حنفی تھا17

رہا آپ کا یہ اعادہ کہ مرزا قادیانی اور مشہور منکر حدیث پرویز پہلے غیر مقلد تھے، اس لیے ان کو ان کی عدم تقلید نے گمراہ کرکے چھوڑا۔

امام ابن الجوزی کا قول ہے کہ تقلید غور وفکر اور تدبر کی صلاحیت ہی کو ختم کردیتی ہے۔ اس کی مثال اس شخص سے بھی زیادہ بری ہے جس کو روشنی حاصل کرنے کے لیے چراغ مہیا کیا گیا لیکن اس نے اسے بجھا دیا اور تاریکی میں چل پڑا۔ بالکل یہی مثال ہے آپ کی کہ آپ اس علم وآگاہی کے دور میں بھی تقلید ناسدید کے اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں۔ ورنہ کون نہیں جانتا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور غلام احمد پرویز آنجہانی دونوں نہ صرف حنفی مقلد تھے۔ جیسا کہ ان دونوں بدبختوں کی تحریروں اور وضاحتوں سے یہ حقیقت الم نشرح ہوچکی ہے، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ دونوں اس تقلید کے ناطے سے حدیث دشمنی میں غیر مقلدوں (اہلحدیثوں) کو ستانے اور ملاحیاں سنانے میں کسی مخلص مقلد حنفی سے کہیں پیچھے نہیں رہے۔ (انصاف پسند بزرگان احناف ہماری گفتگو کا ہدف ہرگز نہیں وہ ہمارے لیے قابل صد احترام ہیں اور ان سے ہمیں کوئی گلہ ہے نہ شکوے) ان دونوں کی دشنام طرازیوں کی تفصیل کا تو یہ موقعہ نہیں کہ بات اور طویل ہوجائے گی۔ لہذا یہ داستان خونچکاں کسی دوسری فرصت کے لیے اٹھا رکھتے ہیں:

نہیں معلوم تم کو ماجرائے دل کی کیفیت

سنائیں گے تمہیں ہم ایک دن یہ داستاں پھر بھی

سر دست ان دونوں بدبختوں کی مقلدیت اور حنفیت کا ٹھوس اور مسکت ثبوت خدمت کیا جاتا ہے۔ پڑھیے اور اپنا ریکارڈ درست فرمالیجیے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اول آخر غالی حنفی تھا۔

:مرزا غلام احمد قادیانی اول آخر حنفی مقلد تھا

پہلے مرزا قادیانی کو لیجئے۔ حضرت مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی مشہور اہل حدیث عالم دین اور مولوی عبداللہ چکڑالوی حنفی (مشہور منکر حدیث) کے درمیان حجیت حدیث کے موضوع پر ایک مباحثہ ہوا تھا۔ مرزا قادیانی) نے اپنے طور پر اس مباحثہ پر بطور تبصرہ کے ایک رسالہ بنام ''مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی'' اور مولوی عبداللہ چکڑالوی کے مباحثہ پر مسیح موعوج حکم زبانی کا ریویو ( ) لکھا تھا۔ مرزا صاحب نے اس رسالہ میں حدیث رسول کے متعلق وہی زبان اور وہی انداز اختیار کیا ہے۔ جو آج سے صدیوں پہلے اس وقت کے سب سے بڑے حنفی فقیہ ابوالحسن عبیداللہ الکرخی نے اپنے رسالہ اصول کرخی ص 373 میں اختیار فرمایا تھا۔ بہرکیف مرزا صاحب

حدیث اور اہل حدیث پر برستے ہوئے لکھتے ہیں:

غرض یہ فرقہ اہل حدیث اس بات میں افراط کی راہ پر قدم ماررہا ہے کہ قرآنی شہادپر حدیث کو مقدم سمجھتے ہیں۔ اور اگر وہ انصاف اور خداترسی سے کام لیتے تو ایسی حدیثوں کی تطبیق قرآن شریف سے کرسکتے تھے۔ مگر وہ اس بات پر راضی ہوگئے کہ خدا کے قطعی اور یقینی کلام کو بطور متروک اور مہجور کے قرار دیں۔ اور اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ ایسی حدیثوں کو جن کے بیانات کتاب اللہ سے مخالف ہیں یا تو چھوڑ دیں اور یا ان کی کتاب اللہ سے تطبیق کریں۔ پس یہ وہ افراط کی راہ ہے جو مولوی محمد حسین نے اختیار کر رکھی ہے۔ (رسالہ مذکور ص 2) (1)

حدیث کو عجمی سازش قرار دیتے ہوئے مزید لکھتا ہے: ''جب کہ حدیثیں سوڈیڑھ سو برس آنحضرت ﷺ کے بعد جمع کی گئی ہیں اور انسانی ہاتھوں کے مس سے وہ خالی نہیں ہیں۔ اور باایں ہمہ وہ احاد کا ذخیرہ اور ظنی ہیں اور پھر وہی قرآن شریف پر قاضی بھی ہیں، تو اس سے لازم آتا ہے کہ تمام دین اسلام ظنیات کا ایک توده انبار ہے اور ظاہر ہے کہ ظن کوئی چیز نہیں۔ اور جو شخص محض ظن کو پنجہ مارتا ہے وہ مقام بلند سے بہت نیچے گرا ہوا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِی مِنَ الْحَقِّ شَیْئاً یعنی محض ظن حق الیقین کے مقابلہ پر کچھ چیز نہیں۔ پس قرآن شریف تو یوں ہاتھ سے گیا کہ وہ بغیر قاضی صاحب کے فتووں کے واجب العمل نہیں اور متروک و مہجور ہے اور قاضی صاحب یعنی احادیث صرف ظن کے میلے کچیلے کپڑے زیب تن رکھتے ہیں۔ جن سے احتمال کذب کسی طرح مرتفع نہیں۔ کیونکہ ظن کی تعریف یہی ہے کہ وہ دروغ کے احتمال سے خالی نہیں۔ پس اس صورت میں نہ تو قرآن ہمارے ہاتھ میں رہا اور نہ حدیث۔ اس لائق کہ اس پر بھروسہ ہوسکے۔ (2)

(نیز لکھتے ہیں: اس جگہ ہم اہلحدیث کی اصطلاحات سے الگ ہو کر بات کرتے ہیں، یعنی ہم حدیث اور سنت کو ایک چیز قرار نہیں دیتے، جیسا کہ رسمی محدثین کا طریق ہے (ص: 4) (3)

حضرت مسیح کے مقابل پر بھی وہی فرقہ یہودیوں کا تھا ''عامل الحدیث'' کہلاتا تھا۔ (4)

اس لیے یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ان حدیثوں کا دنیا میں اگر وجود بھی نہ ہوتا جو مدت دراز کے بعد جمع کی گئیں تو اسلام کی اصل تعلیم کا کچھ بھی حرج نہیں۔ (5)

پس مذہب اسلام یہی ہے کہ نہ تو اس زمانہ کے اہل حدی کی طرح حدیثوں کی نسبت یہ اعتقاد رکھا جائے کہ قرآن پر وہ مقدم ہیں۔ (6)

چلیے اور سنئے اور اپنی صدری بیاض کا ریکارڈ درست فرمائیے (7)

اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کرلیں۔ کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے۔ ص 6۔ مجدد اعظم مصنفہ ڈاکٹر بشارت۔ ج 3 ص 98، 99۔

خط کشیدہ الفاظ کو ایک بار پھر پڑھیں اور بتلائیں کہ مرزا صاحب کے حنفی مقلد ہونے میں اب بھی کوئی ابہام باقی رہ گیا ہے؟

آپ کی مزید تسکین کے لیے آپ کو مرزا بشیر احمد قادیانی کی سیرۃ المہدی کی سیر کرائے دیتے ہیں۔ پڑھیے اور اپنے موقف کا جائزہ لیجیے۔

مرزا بشیر لکھتا ہے۔ اصولاً آپ (مرزا غلام احمد قادیانی) ہمیشہ اپنے آپ کو حنفی ظاہر فرماتے تھے۔ اور آپ نے اپنے لیے کسی زمانہ میں بھی اہل حدیث کا نام پسند نہیں فرمایا۔ (8)

ہم کوئی حنفیوں کے خلاف نہیں کہ آپ بار بار اپنے آپ کو حنفی ہونے کا اظہار کرتے ہیں پھر آپ نے فرمایا کہ ہر شخص اس بات کی اہلیت نہیں رکھتا کہ دینی امور میں اجتہاد کرے۔ (9)

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود یوں تو سارے اماموں کی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے، مگر امام ابو حنیفہ صاحب کو خصوصیت کے ساتھ علم و معرفت میں بڑھا ہوا سمجھتے تھے اور ان کی قوت استدلال کی بہت تعریف کرتے تھے۔ (10)

باپ اور بیٹے کے اقبالی بیانات کے بعد اب مرزا قادیانی کے دست راست اور خلیفہ اول نور دین بھیروی کی دو شہادتیں بھی پڑھ لیجیے۔ وہ مرزا قادیانی کا عقیدہ بتاتے ہوئے لکھتا ہے۔ مرزا صاحب اہل سنت والجماعت خاص کر حنفی المذہب تھے اور اسی طائفہ ظاہرین علی الحق میں سے تھے۔ (11)

اگر قرآن وحدیث سے نہ ملے تو فقہ حنفیہ پر عمل کرتے ہیں۔ (12)

خلیفہ نور دین اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ چشم سوزم در فرقت یا محمد۔ (13)

مرزا صاحب! اپنی پہلی تحریر میں اہل حدیثوں کو اس جرم میں کہ وہ بے چارے حجیت حدیث کے قائل ہیں بے جا افراط، بے انصافی اور خدانا ترسی کا طعنہ دے رہا ہے اور دوسری تحریر میں تدوین حدیث کو دوسری صدی کے نصف آخر کے مسلمانوں کے کھاتے میں کر کھلے الفاظ میں کہہ رہا ہے چونکہ ان میں کذب کا احتمال بہرحال موجود ہے اور حدیثیں ظن کے میلے کچیلے کپڑے ہیں جیسے گھٹیا الفاظ میں حجیت حدیث کا برملا انکار کر رہا ہے، جیسا کہ مخطوطہ کے خلاف سازش جملے اس پر شاعد عدل ہیں اور پھر تیسری تحریر میں اپنے ناپاک مقاصد کے پیش نظر اہل حدیث کے مسلمہ اصولوں کے مقابلہ میں خود غرضانہ قاعدہ پیش کر رہا ہے اور اپنی چوتھی تحریر میں حضرت عیسیٰ بن مریم کے منکر ہونے والے یہودیوں کو عامل بالحدیث ٹھہرا رہا ہے۔ جب کہ پانچویں تحریر احادیث رسول کو سرے سے غیر ضروری بک رہا ہے اور پھر چھٹی تحریر میں اہل حدیث کے منہج اور طرز عمل کو مذہب اسلام کے منافی قرار دے رہا ہے۔

ان مذکورہ بالا چھ تحریروں پر ایک بار پھر نظر ڈال کر اللہ انصاف اور دیانت داری کے ساتھ فرمائیے، کیا ایسا ملحد اور دشمن حدیث کبھی اہل حدیث ہوسکتا ہے یا کوئی خدا پرست انسان ایسے مفتری اور فتنہ گر آدمی اہلحدیث باور کر سکتا ہے، ایمان سے بتلائیے کیا آپ نے اپنی ستر اسی سالہ عمر میں کوئی ایسا غیر مقلد اہل حدیث کبھی دیکھا ہے یا سنا ہے جو حدیث رسول کے بارے میں ایسے ہفوات اور ہذیانات بکتا ہو۔ اور طائفہ منصورہ (اہلحدیث) ایسے بدبخت اور بے ایمان شخص کو اپنی جماعت کا فرد و رکن سمجھتا ہو۔ اگر اہلحدیث کو مطعون کرنا ہی ٹھہرا تھا تو کیا اور کوئی گالی دنیا میں نہ تھی۔ افسوس کہ آپ نے بوالعجبی کو انتہا کرتے ہوئے اپنی موت کو بھی فراموشت کردیا۔ شاہ صاحب یہ مت بھولیے:

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر

جو چپ رہے گی زبان خنجر تو لہو پکارے گا آستیں کا

!دیکھئے صاحب

مرزا صاحب اپنی ساتویں تحریر میں اپنے حنفی مقلد ہونے کا کتنے غیر مبہم الفاظ میں اعلان کررہے ہیں اور پھر اپنے مریدوں کو بھی مذہب حنفی کی پابندی کی وصیت کررہے ہیں۔ آپ کی سہولت کے پیش نظر ہم نے مرزا صاحب کے فیصلہ کن جملہ پر خط کھینچ دیا ہے۔ لہذا انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ رکھ کر بتلائیے کہ مرزا صاحب کے حنفی مقلد ہونے میں اب کوئی ابہام رہ گیا ہے ع

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

اس سلسلے کی آٹھویں شہادت، یعنی مرزا بشیر الدین احمد بن مرزا قادیانی کی وضاحت ذرا تکلیف کرکے اگر دوبارہ ملاحظہ فرمالیں، توان شاء اللہ چودہ طبق روشن نظر آئیں گے۔ الفاظ یہ ہیں: اصولاً آپ (مرزا قادیانی) ہمیشہ اپنے آپ کو حنفی ظاہر فرماتے تھے اور آپ نے اپنے لیے کسی زمانہ میں بھی اہل حدیث کا نام پسند نہیں فرمایا۔ سیرۃ المہدی ج2 ص49.

مرزا بشیر احمد کی شہادت نے فیصلہ کردیا ہے کہ مرزا قادیانی اپنے بچپن سے حنفی مقلد تھا بلکہ جب وہ استعارہ کی صورت میں دس مہینوں تک حمل اٹھائے پھر رہا تھا اور پھر دسویں مہینہ کے تمام پر دردزہ کی تکلیف کرمزے لوٹ رہا تھا تو اس وقت بھی حنفی تھا۔ جب اس نے مسیح موعود بننے کے لیے پینترا بدلا تھا تو اس وقت بھی حنفی مقلد تھا۔ بعدازاں ترقی کرکے جب اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا تو اس وقت بھی مقلد مذہب حنفی تھا۔ اسی طرح جب اس نے شیخ الاسلام وکیل اسلامیان ہند سردار جماعت اہل حدیث ہند، پاکستان، فاتح قادیان حضرت ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری کے (تابڑتوڑ گرفتوں اور علمی اور اصولی حملوں سے تنگ آکر ازخود یک طرفہ بددعا جھوٹے کے لیے جاری کردی تھی چونکہ خدا کی مرضی کے مطابق تھی) ساتھ آخری مباہلہ کیا تھا۔ تو اس وقت بھی حنفی مقلد تھا اور پھر جب اس (پھر اپنی اس بددعا کے نتیجہ ہیں) مباہلہ کے منطقی نتیجہ میں 1908ء میں برانڈرتھ روڈ کی احمدیہ بلڈنگ کے ٹٹی خانہ میں ذلت کی موت مرا تھا تو اس وقت بھی حنفی مقلد تھا۔ معاف رکھیے گا یہ شہادت کسی غیر مقلد اہل قلم کی نہیں، بلکہ مرزا قادیانی کے ایسے فرزند دلبند کی گواہی ہے جسے اصولاً چیلنج نہیں کیا جاسکتا کہ وہ وفادار اپنا ہونے کے علاوہ اپنے باپ کے ناپاک مشن کا خیر سے ترجمان اور وکیل بھی ہے گویا ع

مدعی! لاکھوں پہ بھاری ہے شہادت تیری

لہذا شاہ صاحب بتلائیے

کس کی ملت میں گنوں تجھ کو بتادے اے شیخ

تو کہے گبر مجھے گبر مسلماں مجھ کو

حسب سابق شہادیت 9 تا 12 بھی اپنے مضمون میں بڑی واضح ہے۔ خاص کر شہادت نمبر 11 یعنی خلیفہ نوردین کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب خاص کر حنفی المذہب تھے۔ مرزا قادیانی کی اپنی تحریروں کے بعد یہ بیان اس بحث میں فیصلہ کن ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے مرزا قادیانی کو حنفی مقلد ثابت کرنے کے لیے مزید کسی اندرونی یا بیرونی شہادت کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ خلیفہ نوردین وہ آدمی ہے جو نہ صرف شروع سے ہی مرزا قادیانی کا ہمراز تھا بلکہ وہ اس جنس شریف کے تمام سیاسی نشیب و فراز اور اس کے بناؤ و بگاڑ میں شریک اور اس کی زندگی کے ہر موڑ میں اس کا وفادار صلاح کار رہا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مرزا صاحب کی وفات کے بعد اسی شخص کو خلیفہ بنایا گیا تھا۔ اس لیے خلیفہ نوردین کے اس فیصلہ کن بیان کے بعد ہم مزید کسی ثبوت کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔

شاہ صاحب! کسی مدعی کے بارے میں یہ جاننے کے لیے کہ وہ کسی عقیدہ و قماش کا آدمی تھا؟

اولاً:

اہل تحقیق کے نزدیک اندرونی شہادتوں میں سے جو شہادت سب سے زیادہ معتبر اور حرف آخر سمجھی جاتی ہے وہ اس کی اپنی تحریریں اور اقبالی بیانات ہوتے ہیں۔ جو اس نے اپنا اور اپنی دعوت کا تعارف کرانے کے لیے جاری کئے ہوتے ہیں۔

ثانیا:

اگر یہ بیانات میسر نہ ہوں تو پھر اس کی اولاد و اخلاف کے توضیحی بیانات فیصلہ کن تسلیم کیے جاتے ہیں۔

ثالثا:

اگر یہ بھی میسر نہ ہوں تو پھر اس کے قائم مقاموں اور مخلص کارپردازوں کی شہادتوں کی روشنی میں فیصلہ کیا جاتا ہے کہ وہ عقیدہ و مذہب کے لحاظ سے کیسا اور کیا کچھ تھا؟ سو ہم نے بحمداللہ تعالی و بحسن توفیقہ ہر سہ اقسام کی ایک دو

نہیں بلکہ پوری ایک درجن مستند مفصل اورناقابل تردید شہادتوں کے ذریعہ ثابت کردیا ہے کہ مرزاقادیانی مہد سے لے کر لحدتک ، یعنی بچپن سے لے کرتک ، یعنی بچپن سے لے کراپنی جوانی مستانی تک امتی سے ترقی کرکے متنبی بننےتک ، پھر متنبی بن کرٹٹی خانہ میں ذلت کی موت مرنے تک حنفی مقلد تھا ۔ لہذاان شہادتوں کے بعد مرزاقادیانی کوغیر مقلد تصور کرنانادانی نہیں تواور کیا ہے ؟

جامی!چہ لاف ہے زنی ازپاک دامنی

بردامن توایں ہمہ داغ شراب چسست

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص231

محدث فتویٰ